



خصوصیہ یعنی لڑائی اور جھگڑے کے مسائل

ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ

یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم تیری طرف وحی کے ذریعہ پہنچاتے ہیں تو ان کے پاس نہ تھاجب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ مریم کو ان میں سے کون پالے گا اور نہ تو انکے جھگڑے کے وقت انکے پاس تھا۔

(آل عمران: ۴۴)

نبی کریم ﷺ کا فرمان:

شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ

دو گواہ پیش کرو یا اس سے قسم لی جائے گی۔

صحیح البخاری: ۲۵۱۵

[۱] دلیل پیش کرنا مدعی اور قسم کھانا منکر [مدعی علیہ] پر لازم ہے۔

لفظ خصوصہ کا معنی ہے جھگڑا، باب خاصم یخاصم [مفاعلہ] جھگڑا کرنا۔ باب خصم یخصم [ضرب] جھگڑے میں غالب آنا۔ الخصم مد مقابل، باب تخاصم و اخصم [تفعاعل، افتعال] ایک دوسرے سے جھگڑنا۔

الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بَيْتٍ، فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ: «شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ»

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میرے اور ایک شخص کے درمیان بیرونہ پر جھگڑا ہوا اللہ تعالیٰ کا فرمان اور ہم جھگڑا لیکر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو گواہ پیش کرو یا اس سے قسم لی جائے گی۔

مسلم (123/1، رقم 138) والبخاری (889/2، رقم 2380)

ابن عباس، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ.

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مدعی علیہ پر قسم اٹھانے کا فیصلہ کیا۔

صحیح البخاری کتاب الشهادات: باب اليمين على المدعى عليه في الاموال والحدود۔ ۲۵۲۴۔

عَلَقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا قَدْ غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي كَانَتْ لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَرْعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَاكَ بَيْنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَاكَ يَمِينُهُ

حضرت علقمہ بن وائل بن حجر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں ایک آدمی حضر موت کا اور ایک کندہ کا جھگڑا لیکر نبی ﷺ کے پاس آئے تو حضری نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ بے شک اس نے میری زمین پر قبضہ کر لیا جو کہ میرے باپ کی تھی تو کندی نے کہا وہ میری زمین ہے جس میں اپنے ہاتھوں سے کھیتی کرتا ہوں اور اس میں اس جا کوئی حق نہیں ہے تو رسول ﷺ نے حضری سے کہا کیا تیرے پاس ثبوت ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے کہا پھر تجھے اس کی قسم کو تسلیم کرنا ہوگا۔

صحیح مسلم کتاب الایمان: باب وعید من اقطع حق مسلم یبین فاجرة بالنار، [۱۹۹]

[۲] قاضی مدعی علیہ کے اقرار یا شہادت کے ساتھ فیصلہ کرے گا

أَبِي هُرَيْرَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : وَاعْذُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجُمُهَا.

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے انیس صبح اس کی بیوی کے پاس جا اور اگر وہ زنا کا اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دینا۔
بخاری (415) و مسلم (121/5)

ارشاد باری تعالیٰ:

وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ

اپنے مردوں میں سے دو گواہ بنا لو پس اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جنہیں تم گواہ میں سے پسند کرو۔

[البقرہ: ۲۸۲]

[۳] یا ایک مرد کی شہادت اور مدعی کی قسم کے ساتھ فیصلہ ہوگا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ کیا جائے۔
صحیح مسلم کتاب الاقضية باب القضاء باليمين والشاهد (1712)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کے ساتھ فیصلہ کیا جس کے ساتھ ایک گواہ بھی موجود تھا
تحقیق المالابی: صحیح، البراء (8 / 300 - 301) صحیح ابوداؤد: ۳۶۱۰

[۴] مدعی علیہ کی قسم اور تردیدی قسم کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا

عَلَقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ كَانَتْ لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَرَزَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ. فَقَالَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لِلْحَضْرَمِيِّ «أَلَاكَ بَيِّنَةٌ». قَالَ لَا. فَقَالَ «فَلَكَ يَمِينُهُ». فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ فَاجِرٌ لَيْسَ يُبَالِي مَا حَلَفَ لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ. فَقَالَ «لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ».

حضرت علقمہ بن وائل بن حجر ؓ سے مروی ہے کہتے ہیں ایک آدمی حضر موت کا اور ایک کندہ کا جھگڑا لیکر نبی ﷺ کے پاس آئے تو حضری نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ بے شک اس نے میری زمین پر قبضہ کر لیا جو کہ میرے باپ کی تھی تو کندی نے کہا وہ میری زمین ہے جس میں اپنے ہاتھوں سے کھیتی کرتا ہوں اور اس میں اس کا کوئی حق نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے حضری سے کہا کیا تیرے پاس ثبوت ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے کہا پھر تجھے اس کی قسم کو تسلیم کرنا ہوگا۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ وہ تو گنہگار آدمی ہے وہ پرواہ نہیں کرے گا کہ کس بات پر قسم اٹھا رہا ہے وہ کسی چیز سے نہیں بچے گا تو آپ ﷺ نے فرمایا اب تیرے لئے اس کی طرف سے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

صحیح مسلم کتاب الایمان: باب وعید من اقطع حق مسلم بيمين فاجرة بالنار، [۱۹۹]

[۵] حاکم اپنے علم کے ساتھ بھی فیصلہ کر سکتا ہے۔

ابن عباس : أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَسَأَلَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الطَّالِبَ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ فَاسْتَحْلَفَ الْمَطْلُوبَ فَحَلَفَ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - : « بَلَى قَدْ فَعَلْتَ وَلَكِنْ قَدْ غُفِرَ لَكَ بِإِخْلَاصِ قَوْلٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ »

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی علیہ وسلم کے پاس دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے آپ ﷺ نے مدعی سے فرمایا دلیل پیش کرو جب وہ دلیل پیش نہ کر سکا تو آپ ﷺ نے دوسرے شخص سے فرمایا کہ تم قسم اٹھاؤ اس نے اللہ کی قسم اٹھالی جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں کہ اس کی چیز اس کے پاس نہیں تو رسول ﷺ نے فرمایا تو نے ایسا کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے تیرے لالہ الا اللہ کے اخلاص کی وجہ سے تجھے بخش دیا ہے۔ قال الشيخ الألبانی: صحیح ابی داود 3277 کتاب الأیمان والنذور باب فیمن یحلف کاذباً مستعزراً۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدُكِ بِالْمَعْرُوفِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہند بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اے اللہ کے رسول بے شک ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہیں اور مجھے اتنے پیسے نہیں دیتے ہیں جو مجھے اور میرے بچے کو کفایت کر جائے مگر میں اس میں سے لے لیتی ہوں اور وہ نہیں جانتے ہیں تو آپ ﷺ نے کہا تو بھلائی کے ساتھ لے لے جو تیرے اور تیرے بچوں کے لئے کافی ہو جائے

صحیح بخاری کتاب الاحکام: باب من رای للقا ضی ان یحکم بعلمه فی امر الناس اذ لم یحلف الظنون والتمتہ 6742

[۶] غیر عادل، خائن، دشمن، جسے تہمت لگی ہو، ایک گھر سے وابستہ شخص اور قاذف کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وَأَشْهِدُوا ذَوِي عَدْلٍ مِنْكُمْ

اپنے میں سے دو عادل افراد کو گواہ بناؤ۔

[الطلاق: ۲]

مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ

{انہیں گواہ بناؤ جنہیں تم گواہوں میں سے پسند کر لو۔

[البقرہ: ۲۸۲]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

اے ایمان والوں اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کئے پر پشیمان اٹھاؤ۔

(الحجرات: ۶)

اس بات پر اجماع ہے کہ فاسق کی گواہی قبول نہیں ہوگی۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- « لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ ».

حضرت سلیمان بن موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خائن مرد اور خائن عورت کی گواہی جائز نہیں اور ایک زانی مرد اور ایک زانی عورت کی گواہی جائز نہیں اور نہ ہی دشمن کی گواہی اس کے بھائی کے خلاف۔
قال الشيخ الألبانی: (حسن) انظر حديث رقم: 7236 في صحيح الجامع صحيح ابوداود: ۳۶۰۱
اس بات پر بھی اہل علم نے اجماع نقل کیا ہے کہ غلام کی اپنے مالک کے حق میں گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انہیں اسی کوڑے لگا دو اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو یہ فاسق لوگ ہیں۔

(النور: ۴)

توبہ کے قاذف کی گواہی قبول ہوگی یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ استثناء کا مرجع دو جملے ہیں۔

وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

(النور: ۴) ہیں یا ایک جملہ

اولئک هم الفاسقون

[مالک، شافعی، احمد] ان کے نزدیک استثناء کا مرجع دونوں جملے ہیں لہذا قاذف کی گواہی توبہ کے بعد قبول کی جائے گی۔

ان کے دلائل حسب ذیل ہیں:

آیت میں واضح اشارہ ہے کہ {الا الذین تابوا} مگر جو لوگ توبہ کر لیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم-

قَالَ: «التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ»

حضرت عبد اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

صحیح ابن ماجہ کتاب الزہد باب ذکر التوبہ: 4250 صحیح الجامع الصغير: ۳۰۰۹

کفر قذف سے بڑا گناہ ہے جب کافر کی توبہ قبول ہے تو قاذف کی کیوں نہیں

عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَوَبُّوا تُقْبَلُ شَهَادَتُكُمْ قَالَ فَتَابَ مِنْهُمْ اثْنَانِ وَأَبَى أَبُو بَكْرَةَ أَنْ يَتُوبَ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ لَا يَقْبَلُ شَهَادَتَهُ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا توبہ کر لو تمہاری گواہی قبول کی جائے گی تو دو آدمیوں نے توبہ کر لی لیکن ابو بکرہ نے نہیں کی پھر ابو بکرہ کی گواہی قبول نہیں کی جاتی تھی۔

سنن الکبریٰ للبخاری: ۲۱۰۵۲

{ابو حنیفہ} استثناء کا مرجع صرف آخری جملہ ہے یعنی توبہ کے بعد فسق کی صفت تو ختم ہو جائے گی لیکن گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

ان کے دلائل حسب ذیل ہیں۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے قاذف کی گواہی قبول نہ کرنے کا ذکر کرتے ہوئے {ابدا} کا لفظ استعمال فرمایا ہے جس کے معنی یہ ہے کہ تہمت لگانے والے کی کبھی بھی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ عُذُولٌ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا مَجْلُودٌ فِي حَدٍّ

حضرت عمر بن خطاب ؓ نے ابو موسیٰ اشعری ؓ کے جانب ایک خط لکھا کہ: مسلمان ایک دوسرے پر عادل ہیں مگر وہ جسے کسی حد میں کوڑے لگائے گئے ہوں۔

صحیح البخاری (2 / 161، 4 / 342، 392)

[رانج] جمہور کا موقف رائج ہے۔

[۷] شہری کے خلاف دیہاتی کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ « لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ »

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی دیہاتی کی شہری کے خلاف گواہی جائز نہیں۔

صحیح، الإرواء (2674) صحیح ابوداؤد: ۳۶۰۲

[۸] ایسے شخص کی شہادت جائز ہے جو اپنے قول و فعل کو ثابت کرنے کے لئے شہادت دے جب کہ اس کی صورت تہمت کی نہ ہو۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْ امْرَأَةً فَقَالَتْ لِي قَدْ أَرْضَعْتُكِمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ قِيلَ دَعَهَا عَنْكَ

حضرت عقبہ بن حارث ؓ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے ایک عورت سے شادی کی تو ایک عورت نے کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ تو میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور میں نے یہ بات بتلائی تو آپ ﷺ نے مجھے اس عورت کو چھوڑنے کا حکم دے دیا۔

صحیح البخاری 2517

[۹] جھوٹی شہادت بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ

اور جھوٹی بات سے پرہیز کرو۔

(الحج: ۳۰)

ایمان والوں کے بارے میں ہے کہ:

وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا

وہ لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں۔

(الفرقان: ۷۲)

عَنْ أَنَسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ : عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ .

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہتے ہیں نبی کریم ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا ، والدین کی نافرمانی کرنا ، ناحق کسی جان کا قتل اور جھوٹی گواہی دینا۔

(صحیح) (انظر حدیث رقم: 1195 فی صحیح الجامع سنن الترمذی: ۱۹۰۱)

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَا أُنبِئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَكَانَ مُتَكِمًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْتُ : لَا يَسْكُتُ .

حضرت ابو بکرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے گناہ نہ بتلاؤں؟ تین مرتبہ آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں اے اللہ کے رسول آپ ﷺ نے فرمایا کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، آپ ﷺ اس وقت ٹیک لگا کر بیٹھے تھے لیکن اب آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا خبردار اور جھوٹی بات بھی، اس کے بعد رسول ﷺ نے اس جملہ کو اتنی بار بیان کیا کہ صحابہ کہتے ہیں ہم نے کہا کاش آپ آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔

البخاری (2511) ، والبرزار (3633) ، وابن حبان (5014)

[۱۰] جب دو دلائل باہم متعارض ہو جائیں اور کوئی وجہ ترجیح بھی نہ ہو تو مدعی [وہ چیز جس کا دعویٰ کیا گیا ہے] کو تقسم کر دیا جائے

أَبُو هُرَيْرَةَ وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- : «عَرَضَ عَلَى قَوْمِ الْيَمِينِ فَأَسْرَعُوا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ» .

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک قوم پر قسم پیش کی تو وہ فوراً قسم کھانے پر تیار ہو گئے تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ان لوگوں میں قرعہ اندازی کی جائے کہ ان میں سے کون قسم اٹھائے گا۔

[صحیح البخاری: ۲۵۲۹]

[۱۱] اور جب مدعی کے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو پھر اسے مدعی علیہ کی قسم تسلیم کرنا ہوگی اگرچہ وہ گنہگار اور فاجر ہی کیوں نہ ہو۔

الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمٍ خُصُومَةٌ فَأَخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ ، فَقُلْتُ : إِذَا يَحْلِفُ وَلَا يُبَالِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لَيْسَتْ حَقٌّ فِيهَا مَالًا ، وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ

حضرت اشعث بن قیسؓ سے مروی ہے کہتے میرے اور ایک شخص کے درمیان سیر معونہ پر جھگڑا ہوا اور ہم جھگڑا لیکر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: دو گواہ پیش کرو یا اس سے قسم لی جائے گی۔ میں نے کہا پھر وہ تو بغیر کسی پرادہ کے قسم اٹھالے گا، آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص اٹھا کر کسی مسلمان کا مال ناحق اڑالے تو وہ اللہ تعالیٰ سے جب ملاقات کرے گا تو اللہ اس پر ناراض ہوگا۔

إِخْرَجَ مُسْلِمٌ (123/1، رقم 138) وَابْنُ خَرَّازٍ (889/2، رقم 2380)

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ كَانَتْ لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ. فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لِلْحَضْرَمِيِّ «أَلَا بَيْنَهُ». قَالَ لَا. قَالَ «فَلَكَ يَمِينُهُ». فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ فَاجِرٌ لَيْسَ يُبَالِي مَا حَلَفَ لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ. فَقَالَ «لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ».

حضرت علقمہ بن وائل بن حجرؓ سے مروی ہے کہتے ہیں ایک آدمی حضرموت کا اور ایک کندہ کا جھگڑا لیکر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو حضرمی نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ بے شک اس نے میری زمین پر قبضہ کر لیا جو کہ میرے باپ کی تھی تو کندی نے کہا وہ میری زمین ہے جس میں اپنے ہاتھوں سے کھیتی کرتا ہوں اور اس میں اس جا کوئی حق نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرمی سے کہا کیا تیرے پاس ثبوت ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے کہا پھر تجھے اس کی قسم کو تسلیم کرنا ہوگا۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ وہ تو کنہگار آدمی ہے وہ پرواہ نہیں کرے گا کہ کس بات پر قسم اٹھا رہا ہے وہ کسی چیز سے نہیں بچے گا تو آپ ﷺ نے فرمایا اب تیرے لئے اس کی طرف سے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ صحیح مسلم کتاب الایمان: باب وعید من اقطع حق مسلم یمن فاجرة بالنار، [۱۹۹]

[۱۲] قسم کے بعد کوئی دلیل قبول نہیں کی جائے خواہ وہ کوئی بھی معاملہ ہو۔

الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمٍ خُصُومَةٌ فَاحْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ، فَقُلْتُ: إِذَا يَحْلِفُ وَلَا يُبَالِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لَيْسَتْ حَقٌّ فِيهَا مَالًا، وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ

حضرت اشعث بن قیسؓ سے مروی ہے کہتے ہیں میرے اور ایک شخص کے درمیان سیر معونہ پر جھگڑا ہوا اور ہم جھگڑا لیکر رسول ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: دو گواہ پیش کرو یا اس سے قسم لی جائے گی۔ میں نے کہا پھر وہ تو بغیر کسی پرادہ کے قسم اٹھا لے گا، ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم اٹھا کر کسی مسلمان کا مال ناحق اڑالے تو وہ اللہ تعالیٰ سے جب ملاقات کرے گا تو اللہ اس پر ناراض ہوگا۔

إِخْرَجَ مُسْلِمٌ (123/1، رقم 138) وَابْنُ خَرَّازٍ (889/2، رقم 2380)

أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاعِدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمُهَا.

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے انیس صبح اس کی بیوی کے پاس جا اور اگر وہ زنا کا اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دینا۔ إِخْرَجَ الْبُخَارِيُّ (400، 415) وَمُسْلِمٌ (121/5)

[۱۳] غلام اور لونڈی کی گواہی کا حکم

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْ امْرَأَةً فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَاتَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ قِيلَ دَعْنَهَا عَنْكَ

حضرت عقبہ بن حارثؓ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے ایک عورت سے شادی کی تو ایک عورت نے کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ تو میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور میں نے یہ بات بتلائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس عورت کو چھوڑنے کا حکم دے دیا۔

صحیح البخاری 2517

[۱۴] گواہی چھپانے والا گنہگار ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ

اور گواہی مت چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا وہ یقیناً گنہگار دل والا ہے۔

[البقرہ: ۲۸۳]

[۱۵] گواہی دیتے ہوئے مبالغہ آرائی سے اجتناب کرنا چاہیے

عَنْ أَبِي مُوسَى ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُنْبِئُ عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيه فِي مَدْحِهِ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ ، أَوْ قَطَعْتُمْ - ظَهَرَ الرَّجُلُ

حضرت ابو موسیٰؓ سے مروی ہے کہتے ہیں نبی کریم ﷺ ایک شخص کو دوسرے کی تعریف فرماتے ہوئے سنا اور اس کی مدح میں مبالغے سے کالے رہا ہے تو آپ ﷺ تم نے اسے ہلا کر دیا یا آپ نے فرمایا تم نے اس کی کمر توڑ دی۔

صحیح البخاری 2520

[۱۶] مشرکین سے گواہی نہیں لی جائے گی۔

امام شعبی فرماتے ہیں کہ اہل ادیان کی ایک دوسرے کے خلاف گواہی جائز نہیں کیونکہ اللہ رب العالمین کا فرمان:

فَأَعْرِضْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ

ہم نے ان کے درمیان دشمنی اور بغض و نفرت ڈال دی ہے۔

[المائدہ: ۱۴]

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: نہ تو اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ ہی تمکذیب اور یہ کہو:

قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا

وہ لوگ کہتے ہیں ہم اللہ کے ساتھ اور جو ایمان لائے اس پر جو نازل کیا گیا ہے۔

[البقرہ: ۱۳۶]

[۱۷] بغیر مطالبے کے گواہی دینے کی مذمت۔

عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا أَذْرِي أَذْكَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَرْنَيْنِ ، أَوْ ثَلَاثَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُونُونَ ، وَلَا يُؤْتَمِنُونَ وَيَشْهَدُونَ ، وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَنْذِرُونَ ، وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السَّمَنُ.

حضرت عمران بن حصینؓ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سب سے بہترین میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا زمانہ جو ان سے قریب ہیں عمرانؓ نے کہا میں نہیں جان سکا کہ نبی کریم ﷺ نے دوزمانوں کا ذکر کیا یا تین کا نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے تمہارے بعد ایسی قوم ہوگی جو خیانت

کرے گی۔ نہ انہیں امانت دی جائے گی اور نہ گواہ بنائیں جائیں گے اور نہ ہی گواہی قبول ہوگی۔ اور وہ نذرمانیں گے لیکن [اسے] پوری نہ کریں گے اور ان میں موٹا پانچاھر ہو جائے گا۔
صحیح البخاری 6064